سُورَةُ الْمُلْكُ

فیضان دعوت اسلامی گروپ میں ایڈ ہونے کے لیے واٹس ایپ نمبر
03121616255 پاکستان all country 00923121616255

پارہ نمبر...... 29

سُوْرَةُ المُلْك

سورۂ ملک کا تعارف

مقامِ نزول

فیضان دعوت اسلامی گروپ میں ایڈ
ہونے کے لیے واٹس اپپ نمبر
all country 00923121616255
03121616255 پاکستان

سورۂ ملک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ [1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 2 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

سورۂ ملک کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ

اس سورت کے متعدد نام ہیں جیسے اس کی پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت اور بادشاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ملک کہتے ہیں۔ اس کی پہلی آیت کے شروع میں لفظ ’’ تَبٰرَكَ ‘‘ ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ تبارک کہتے ہیں۔ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے سورۂ مُنْجِیَۃ، سورۂ وَاقِیَۃ اور سورۂ مَانِعَۃ کہتے ہیں۔ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اس لئے اسے سورۂ مُجَادِلَۃ کہتے ہیں اور یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی اس لئے اسے سورۂ شَافِعَۃ کہتے ہیں۔

سورۂ ملک کے فضائل

اَحادیث میں سورۂ ملک کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں اور ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)......حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ’’رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے کسی

[1]......خازن، تفسیر سورۃ الملک، ٤/٢٨٩.

www.dawateislami.net

صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک جگہ خیمہ نَصب کیا، وہاں ایک قبر تھی اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک انہیں پتا چلا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورۂ ملک مکمل کر لی۔ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جب) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگا لیا، اچانک مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورۂ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت مکمل کر لی۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، نے ارشاد فرمایا ’’یہ سورت عذابِ قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔ [1]

(2)......حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ’’قرآن پاک میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورت ’’تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ‘‘ ہے۔ [2]

(3)......حضرت عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ’’سورۂ تبارک اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ [3]

(4)......حضرت عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ’’بے شک میں کتابُ اللّٰہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں جس کی تیس آیتیں ہیں۔ جو شخص سوتے وقت اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے تیس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور اللّٰہ تعالٰی اس کی طرف فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر اپنے پر پھیلا دیتا ہے اور وہ اس آدمی کے بیدار ہونے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے، وہ سورت ’’**مُجادلہ**‘‘ (یعنی بحث کرنے والی) ہے جو اپنی تلاوت کرنے والے کے لئے قبر میں بحث کرتی ہے اور وہ سورت ’’ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ‘‘ ہے۔ [4]

---

1 ......ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورة الملك، ٤٠٧/٤، الحديث: ٢٨٩٩.

2 ......ابوداود، کتاب شهر رمضان، باب فی عدد الآی، ٨١/٢، الحديث: ١٤٠٠.

3 ......شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی فضائل السور والآيات، ٤٩٤/٢، الحديث: ٢٥٠٨.

4 ......مسند الفردوس، باب الالف، ٦٢/١، الحديث: ١٧٩.

www.dawateislami.net

سورۂ ملک کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت، قرآن کی حقّانیّت، حشر و نشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء و سزا کو انتہائی مُؤثّر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(5)......اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، سلطنت اور قدرت کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے سے مقصود لوگوں کے اعمال کی جانچ کرنا ہے۔

(6)......اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں کسی طرح کا کوئی عیب نہیں، انہیں ستاروں سے مُزَیَّن کیا اور ان ستاروں کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھنے والے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔ نیز اس کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کافروں کے لئے جہنم کا دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ایمان والوں کو مغفرت اور عظیم اجر کی بشارت دی ہے۔

(7)...... یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ، کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی ہر ہر بات کو جانتا ہے۔

(8)......ان نعمتوں کو بیان کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کریں۔

(9)...... کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوں کیونکہ ان سے پہلے کافر بھی اپنے اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرتے تھے۔

(10)......اس سورت کے آخر میں مؤمن اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے الٹا چلنے والے اور سیدھا چلنے والے کی ایک مثال بیان فرمائی گئی اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

سورۂ تحریم کے ساتھ مناسبت

سورۂ ملک کی اپنے سے ماقبل سورت ''تحریم'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ تحریم کے آخر میں کافروں کے

www.dawateislami.net

لئے حضرتِ نوح اور حضرتِ لوط عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کافرہ بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی مومنہ بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا اور حضرت عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کی مثال بیان کی گئی اور یہ سورت اللہ تعالیٰ کے علم کے اِحاطے، تدبیر اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں جو عجائبات چاہے ظاہر کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۙﰳ

ترجمۂ کنزالایمان: بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا مُلک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

﴿ تَبٰرَكَ: وہ بڑی برکت والا ہے۔﴾ یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں، صفات میں اور اَفعال میں اَزل سے لے کر اَبد تک مخلوق کی صفات سے پاک ہے اور صرف اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام اُمور میں ہر طرح کا تَصَرُّف ہے، لہٰذا وہ جس چیز کا چاہے حکم دے اور جس چیز سے چاہے منع کر دے، جو چاہے عطا کرے اور جو چاہے نہ دے، جسے چاہے زندگی دے اور جسے چاہے موت دے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، جسے چاہے غریب بنادے اور جسے چاہے امیر کر دے، جسے چاہے بیمار کر دے اور جسے چاہے شفا عطا کر دے، جسے چاہے قریب کر دے اور جسے چاہے دور کر دے، جسے چاہے آباد کر دے اور جسے چاہے برباد کر دے، جسے چاہے توڑ دے اور جسے چاہے ملا دے اور وہ ہر اس

www.dawateislami.net

چیز پر قادر جو اس کی قدرت کے تحت آنے کے لائق ہے۔ (1)

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

اپنی اسی شان کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یوں عرض کرو، اے اللہ! مُلک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

اور ارشاد فرماتا ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًاۚ وَ یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًاؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملا دے اور جسے چاہے بانجھ کر دے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے۔

1 ……صاوی، الملك، تحت الآية: ١، ٦/٢١٩٩، روح البيان، الملك، تحت الآية: ١، ١٠/٧٣، مدارك، الملك، تحت الآية: ١، ص ١٢٦١، ملتقطاً.

2 ……ال عمران: ٢٦.

3 ……مائده: ٤٠.

4 ……شورىٰ: ٤٩، ٥٠.

www.dawateislami.net

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُۙ﴿۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا بخشش والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے۔

﴿اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ: وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔﴾ یہاں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بعض آثار بیان کئے جارہے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت (انسانوں اور حیوانوں میں) روح کے جسم سے جدا ہوجانے اور حواس کی طاقت زائل ہوجانے کا نام ہے جبکہ زندگی جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کو وجود بخشنا، اس سے معلوم ہوا کہ موت وجودی چیز ہے کیونکہ محض عَدمی چیز پیدا نہیں ہوسکتی۔ (1)

﴿لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا: تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے۔﴾ یہاں زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان کی جارہی ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری موت اور زندگی کو اس لئے پیدا کیا تا کہ دنیا کی زندگی میں وہ اپنے اَحکامات اور مَمنوعات کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے کہ کون زیادہ فرمانبردار، مخلص اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل کرنے والا ہے اور کوئی اپنے برے اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کرسکتا کیونکہ وہ غالب ہے اور گناہگاروں میں سے جو توبہ کرے اسے وہ بخشنے والا ہے۔ (2)

1 ......خازن، الملك، تحت الآية: ۲، ۲۸۹/۴، تفسير كبير، الملك، تحت الآية: ۲، ۵۷۹/۱۰، ملتقطاً.

2 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ۲، ص ۱۲۶۱، روح البيان، الملك، تحت الآية: ۲، ۷۶/۱۰، ابو سعود، الملك، تحت الآية: ۲، ۷۴۳/۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

بندے کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور شرعی طریقے کے مطابق ہونا چاہئے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندے کا ہر عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق ہونا چاہئے ،لہٰذا جس کا عمل خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو لیکن شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق نہ ہو تو وہ عمل مقبول نہیں ،اسی طرح جس کا عمل شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق تو ہو لیکن وہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہ ہو بلکہ ریا کاری اور نفاق کے طور پر ہو تو وہ عمل بھی مقبول نہیں ۔ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا (1)

ترجمۂ کنزالعرفان: تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہوا سے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت فضیل بن عیاض رَحْمَةُاللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں ’’جب عمل خالص ہو لیکن درست نہ ہو تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور جب عمل درست تو ہو لیکن خالص نہ ہو تو یہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا ،عمل صرف وہی مقبول ہے جو خالص اور درست ہو اور عمل خالص اس وقت ہوگا جب اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا جائے اور درست اس وقت ہوگا جب وہ سنت (یعنی شریعت کے بتائے ہوئے طریقے) کے مطابق ہوگا۔ (2)

اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو شریعت کے بیان کردہ طریقے کے مطابق عمل نہیں کرتے اور اگر انہیں کوئی سمجھائے تو اپنا عمل درست کرنے کی بجائے یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔

ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مُسَلَّط کئے جانے کی حکمت

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں زندگی عطا کئے جانے اور ہم پر موت مسلّط کئے جانے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے معاملے میں ہماری جانچ ہو جائے کہ ہم میں سے کون اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور کیسی اطاعت کرتا ہے تا کہ آخرت میں جب اطاعت گزاروں کو انعامات ملیں اور نافرمانوں کو سزائیں ملیں

1 ......کهف: ۱۱۰.
2 ......جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص ۲٤.

www.dawateislami.net

تو کوئی یہ اعتراض نہ کرسکے کہ اطاعت گزاروں کو انعامات اور نافرمانوں کو سزا کیوں ملی۔ یاد رکھیں کہ دنیا کی زندگی ایک دن ضرور ختم ہوجائے گی جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔ کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَاۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰىؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے تو وہ دنیوی زندگی کا ساز و سامان اور اس کی زینت ہے اور جو (ثواب) اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

اور دنیا کی رنگینیوں اور رونقوں سے بھی ہمیں آزمایا جارہا ہے کہ ہم کیسے عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے۔

اسی طرح ہمیں پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جو نعمتیں پیدا کی ہیں، ان کے ذریعے بھی ہمارے اعمال کی آزمائش ہورہی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (4)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

---

1 ...... عنکبوت: ٦٤.
2 ...... قصص: ٦٠.
3 ...... کهف: ٧.
4 ...... هود: ٧.

www.dawateislami.net

اور وہ لوگ جو دنیا کی زندگی میں ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو اچھے عمل کرنے والے ہوں۔ ان کے لیے ہمیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے۔

اور جنہوں نے کفر کیا اور گناہوں میں مصروف رہے ان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے برائیاں کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لٰہذا اے لوگو!

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔

(1) ...... کہف: ۳۰، ۳۱.

(2) ...... یونس: ۲۷.

www.dawateislami.net

وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِیْرٍ (1) اس دن تمہارے لئے کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہوگا۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔

﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا: وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے۔ ہر آسمان دوسرے کے اوپر کمان کی طرح ہے اور دنیا کا آسمان زمین کے اوپر گنبد کی طرح ہے اور ایک آسمان کا فاصلہ دوسرے آسمان سے کئی سو برس کی راہ ہے۔ تو اے بندے! تو اللہ تعالیٰ کے بنانے میں کوئی فرق اور کوئی عیب نہیں دیکھے گا بلکہ انہیں مضبوط، درست، برابر اور مُتناسِب پائے گا۔ تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ تاکہ تو اپنی آنکھوں سے اس خبر کے درست ہونے کو دیکھ لے اور تیرے دل میں کوئی شبہ باقی نہ رہے، پھر

1 ......شوری: ٤٧.

www.dawateislami.net

دوبارہ نگاہ اٹھا اور بار بار دیکھ، ہر بار تیری نگاہ تیری طرف ناکام ہوکر تھکی ماندی پلٹ آئے گی کہ بار بار کی جُستجُو کے باوجود بھی وہ ان میں کوئی خَلَل اور عیب نہ پا سکے گی۔ (1)

وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کے لیے مار کیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار فرمایا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کررکھا ہے۔

﴿**وَ لَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ**: اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک اور دلیل بیان فرمائی ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے نیچے کے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا جو کہ زمین کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے اور لوگ اسے دیکھتے ہیں اور ان ستاروں کو شیطانوں کے لیے مارنے کا ذریعہ بنایا کہ جب شَیاطین آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چُرانے پہنچیں تو ستاروں سے شعلے اور چنگاریاں نکلیں جن سے انہیں مارا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ان شَیاطین کے لیے دنیا میں جلانے کے بعد آخرت میں بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (2)

اس کی نظیر یہ آیاتِ مبارکہ ہیں:

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ اِلْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ **ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

(1)......خازن، الملك، تحت الآية: ٣-٤، ٢٨٩/٤-٢٩٠، مدارك، الملك، تحت الآية: ٣-٤، ص ١٢٦١-١٢٦٢، روح البيان، الملك، تحت الآية: ٣-٤، ٧٨/١٠-٧٩، ملتقطاً.

(2)......خازن، الملك، تحت الآية: ٥، ٢٩٠/٤.

www.dawateislami.net

وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ [1] ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا۔ اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کیلئے۔

مسجدوں میں روشنی کے آلات نصب کرنے کی ترغیب

علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس مقام پر مَساجد میں روشنی کرنے کے آلات نَصب کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں ''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کی چھت آسمان کو ستاروں سے مُزَیَّن فرمایا ہے تو بندوں کو چاہئے کہ وہ مساجد کی چھتوں کو قندیلوں اور چراغوں (اور فی زمانہ روشنی حاصل کرنے کے جدید آلات) سے مُزَیَّن کریں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ تراویح میں لوگوں کو حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پیچھے اکٹھا کیا تو مسجد میں قندیلیں لٹکائیں، انہیں دیکھ کر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: اے ابنِ خطاب! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو روشن کرے۔ [2]

وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی برا انجام۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔

﴿وَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ: اور جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔﴾ یعنی بھڑکتی آگ کا عذاب شیطانوں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ انسانوں اور جنّوں میں سے جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے ہم نے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ [3]

کہ وہ جگہ بھی تکلیف دِہ، وہاں کا کھانا پانی بھی تکلیف دہ، سانپ بچھو تکلیف دہ اور ساتھی بھی ایذا رَساں، غرض

1 ......صٰفّٰت: ۶، ۷.

2 ......روح البیان، الملك، تحت الآیة: ۵، ۱۰/ ۸۱، سیرت حلبیه، باب الهجرة الی المدینة، ۲/ ۱۱۲.

3 ......خازن، الملك، تحت الآیة: ۶، ۴/ ۲۹۰، سمرقندی، الملك، تحت الآیة: ۶، ۳/ ۳۸۶-۳۸۷، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

یہ کہ اس میں ہر تکلیف جمع ہے۔

اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ هِیَ تَفُوْرُۙ(۷)

ترجمۂ کنزالایمان: جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا سنیں گے کہ جوش مارتی ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔

﴿اِذَاۤ اُلْقُوْا فِیْهَا: **جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے۔**﴾ یہاں سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کے اوصاف بیان فرمائے ہیں، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب وہ کفار جہنم میں اس طرح ڈالے جائیں گے جس طرح بڑی آگ میں لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہو گی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔[1]

پل صراط سے گزرتے وقت جنّتیوں پر انعام

یاد رہے کہ قیامت کے دن جنّتی اگرچہ پل صراط پر سے گزریں گے لیکن اس وقت ان پر یہ انعام ہوگا کہ وہ جہنم کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ[2]

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ(۸) قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ﳔ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ

1 ......تفسیر کبیر، الملك، تحت الآیة: ۷، ۱۰/ ۵۸۶، خازن، الملك، تحت الآیة: ۷، ۴/ ۳۱۱، ملتقطاً.

2 ......انبیاء: ۱۰۲.

www.dawateislami.net

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ۞ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ
اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۞ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۞

ترجمۂ کنزالایمان: معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا تھا۔ کہیں گے کیوں نہیں بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں۔ اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ اب اپنے گناہ کا اقرار کیا تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو بڑی گمراہی میں ہی ہو۔ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تو دوزخیوں کے لیے پھٹکار ہو۔

﴿تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ: معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی۔﴾ یہاں جہنم کا ایک اور وصف بیان کیا گیا کہ جہنم کفار پر غضبناک ہوگی اور یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اَجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ (1)

اس سے معلوم ہوا کہ جہنم میں احساس ہے، وہ غضب بھی کرتی ہے بلکہ کلام بھی کرتی ہے جیسا کہ ایک اور مقام

(1)……روح البیان، الملك، تحت الآیة: ٨، ١٠/ ٨٣، ملخصاً.

www.dawateislami.net

پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴾ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا کچھ اور زیادہ ہے؟

﴿ **كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ**: جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا۔﴾ جہنم کا حال بیان کرنے کے بعد اب اہلِ جہنم کا حال بیان کیا جارہا ہے، چنانچہ آیت کے اس حصے اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کبھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو جہنم کے داروغہ حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف دلاتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اَحکام پہنچائے، اللہ تعالیٰ کے غضب اور آخرت کے عذاب سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور دُنْیَوی کاموں میں مشغولیّت اور تکبُّر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے ہم نے ان آیات کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہی ہو۔ جہنم کے خازن انہیں مزید ڈانٹتے ہوئے کہیں گے ''کیا تم نے رسولوں کی زبان سے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات نہیں سنیں اور ان کے معانی کو نہیں سمجھا تاکہ تم انہیں نہ جھٹلاتے؟ کفار جواب دیتے ہوئے کہیں گے اگر ہم نے دنیا میں رسولوں کی ہدایت کو دل سے سنا ہوتا اور اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے اسے سمجھا ہوتا تو آج ہم دوزخ والوں میں سے نہ ہوتے۔ (2)

بعض مسلمان بھی جہنم میں داخل ہوں گے

یاد رہے کہ قیامت کے دن ایسا نہیں ہوگا کہ صرف کافروں کو ہی جہنم میں ڈالا جائے گا بلکہ بعض گنہگار مسلمان بھی ایسے ہوں گے جنہیں ان کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے جہنم میں داخل کیا جائے گا لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی عقل سے کام لے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے اَحکامات

1 ......ق: ٣٠.

2 ......روح البیان، الملك، تحت الآیة: ٨-١٠، ١٠/٨٤-٨٥، خازن، الملك، تحت الآیة: ٨-١٠، ٤/٢٩٠، مدارك، الملك، تحت الآیة: ٨-١٠، ص١٢٦٣، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

کے مطابق نیک عمل کرنے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرے تا کہ قیامت کے دن جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے اور اس بات پر پچھتانے سے بچ جائے کہ کاش! میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے احکامات کے مطابق زندگی گزاری ہوتی تو آج مجھے جہنم میں داخل نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا والی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جہنم اور اس کے عذابات سے ہمیں محفوظ فرمائے، اٰمین۔

﴿ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ: اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے۔﴾ امام عبداللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ’’یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ احکامِ شرع کا مدار دلیلِ عقلی اور دلیلِ سَمعی دونوں پر ہے اور دونوں حجتِ لازمہ ہیں۔ (1)

﴿ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ: تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اب (جہنم میں داخل ہوتے وقت) انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا کہ ہم رسولوں کی تکذیب کرتے تھے! اس وقت چاہے یہ اقرار کریں یا انکار انہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں اور جہنمیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ (2)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿١٢﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ: بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔﴾ اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں وعید بیان کرنے کے بعد یہاں ایمان والوں کے بارے میں وعدہ کا بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں حالانکہ انہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا نہیں ہے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس پر ایمان لاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے گناہوں سے بخشش اور اُن کی نیکیوں کا بڑا ثواب

1 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ١٠، ص ١٢٦٣.
2 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ١١، ص ١٢٦٣، ملخصاً.

www.dawateislami.net

(یعنی جنت) ہے۔[1]

اللہ تعالٰی کا خوف رکھنے والے بزرگ

اللہ تعالٰی سے ڈرنے والے کے بارے میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﹰ۳۳ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ [2]

ترجمۂ کنزالعرفان: جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا (ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالٰی کا خوف رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے، ترغیب کے لئے یہاں خوفِ خدا کی 2 مثالیں ملاحظہ ہوں،

(1)......علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ’’حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ تہجد میں اتنا روتے تھے کہ آپ کے سینہ مبارک سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔[3]

(2)......حضرت ابو عمران رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ایک مرتبہ بارگاہِ رسالت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دریافت کیا ’’اے جبریل! عَلَیْہِ السَّلَام، تمہیں کس چیز نے رُلا دیا؟ انہوں نے عرض کی ’’جب سے اللہ تعالٰی نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے، میری آنکھیں اُس وقت سے کبھی اس خوف کے سبب خشک نہیں ہوئیں کہ مجھ سے کہیں کوئی نافرمانی نہ ہو جائے اور میں جہنم میں ڈال دیا جاؤں۔[4] اللہ تعالٰی ہمیں بھی اپنا خوف نصیب کرے، اٰمین۔[5]

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۱۳

1......تفسیر کبیر، الملك، تحت الآیة: ١٢، ١٠/٥٨٨-٥٨٩، خازن، الملك، تحت الآیة: ١٢، ٤/٢٩١.

2......ق:٣٣، ٣٤.

3......روح البیان، الملك، تحت الآیة: ١٢، ١٠/٨٥.

4......شعب الایمان، الحادی عشر من شعب الایمان... الخ، ١/٥٢١، الحدیث: ٩١٥.

5......خوفِ خدا سے متعلق مفید معلومات حاصل کرنے کے لیے کتاب ’’خوفِ خدا‘‘ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اورتم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو دلوں کی جانتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اورتم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے۔

﴿**وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ**: **اورتم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے۔**﴾ **شانِ نزول:** حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ’’مشرکین رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں باتیں کیا کرتے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ان کی گفتگو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک پہنچا دیتے، اس پر مشرکین نے آپس میں کہا کہ چپکے چپکے بات کیا کرو تا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا خدا سن نہ پائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ تمہاری یہ کوشش فضول ہے کیونکہ اللہ تعالٰی کی شان تو یہ ہے وہ دل کی بات کو زبان پر آنے سے پہلے ہی جانتا ہے تو وہ تمہاری زبانوں سے کی ہوئی گفتگو کو کیسے نہیں جان سکتا۔ (1)

اللہ تعالٰی کی شان تو بہت ہی بلند و بالا ہے، اس کے محبوب بندے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ حال تھا کہ انہوں نے تین میل سے چیونٹی کی آواز سن لی تھی۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع

ع ۱۴

ترجمۂ کنزالایمان: کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے۔

﴿**اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ**: **کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟**﴾ اس سے پہلی آیت میں کئے ہوئے دعوٰی کی دلیل دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس رب تعالٰی نے اپنی کامل حکمت سے تمام اَشیاء کو وجود بخشا ہے اور انہی چیزوں میں تمہاری آہستہ یا بلند آواز سے کی گئی گفتگو بھی شامل ہے تو کیا اسے تمہاری باتوں کا علم نہ ہوگا حالانکہ اس کی شان تو یہ ہے کہ وہ ہر

1 ......خازن، الملك، تحت الآية: ۱۳، ۲۹۱/۴، مدارك، الملك، تحت الآية: ۱۳، ص۱۲۶۳، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

باریکی کو جاننے والا ہے حتّٰی کہ وہ اندھیری رات میں ٹھوس پتھر پر چلنے والی سیاہ چیونٹی کے نشانات کو بھی دیکھتا ہے اور وہ تمام باطنی چیزوں پر خبردار ہے۔[1]

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کردیا تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا: وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کردیا۔﴿ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائیں جو اس نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تا کہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کریں۔ چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس نے زمین کو مناسب طور پر نرم فرما کر تمہارے تابع کردیا تا کہ تمہارے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہو جائے، ورنہ اگر وہ زمین کو ٹھوس پتھر کی طرح بنا دیتا یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی بنا دیتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہو جاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، اس طرح زمین پر چلنا دشوار ہو جاتا (اور اگر پانی کی طرح نرم بنا دیتا تو کوئی چیز اس پر ٹھہر ہی نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہو جاتا) یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے زمین کو ایسا بنایا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جا سکے تو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ تعالیٰ کی روزی میں سے کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پیدا فرمائی ہے اور تمہیں قبروں سے جزاء کیلئے اسی

[1] ……روح البیان، الملک، تحت الآیۃ: ۱۴، ۱۰/۸۷، ملخصاً.

www.dawateislami.net

کی طرف اٹھنا ہے۔(1)

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿١٧﴾

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم اس سے نڈر ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے جبھی وہ کانپتی رہے۔ یا تم نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تم پر پتھراؤ بھیجے تو اب جانو گے کیسا تھا میرا ڈرانا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم اُس (اللہ) سے بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے۔ یا تم اُس سے بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے تو تم جلد جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔

﴿ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ: کیا تم اُس سے بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے۔﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ اے کفارِ مکہ! جس رب تعالیٰ کی سلطنت آسمان میں ہے، اس کی نافرمانی کر کے کیا تم اِس بات میں اُس سے بے خوف ہو گئے کہ وہ قارون کی طرح تمہیں بھی زمین میں دھنسا دے اور اس وقت تک زمین کو حرکت میں رکھے جب تک تم اس کے سب سے نچلے حصے میں نہ پہنچ جاؤ۔ یا جس رب تعالیٰ کی سلطنت آسمان میں ہے، اس کی نافرمانی کر کے کیا تم اِس بات میں اُس سے بے خوف ہو گئے کہ وہ حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح تم پر بھی پتھراؤ بھیجے، تو عذاب دیکھ کر تم جلد جان لو گے کہ میرا اپنے عذاب سے ڈرانا کیسا تھا؟(2)

1 ......روح البیان، الملك، تحت الآیة: ١٥، ١٠/ ٨٨-٨٩، خازن، الملك، تحت الآیة: ١٥، ٤/ ٢٩١، سمرقندی، الملك، تحت الآیة: ١٥، ٣/ ٣٨٨، صاوی، الملك، تحت الآیة: ١٥، ٦/ ٢٢٠٤، ملتقطاً.

2 ......خازن، الملك، تحت الآیة: ١٦-١٧، ٤/ ٢٩١، سمرقندی، الملك، تحت الآیة: ١٦-١٧، ٣/ ٣٨٨، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ ہوا جائے

اسی عذاب کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسادے یا تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ۔

اور ارشاد فرمایا:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے کہ انہیں عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود ان کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ اسے مُؤخّر فرما دیتا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

لہٰذا اس کی رحمت اور کرم کے پیشِ نظر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور کم عقلی ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿١٨﴾

---

1 ……بنی اسرائیل:٦٨.

2 ……انعام:٦٥.

3 ……فاطر:٤٥.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک اُن سے اگلوں نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟

﴿**وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ:** اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے اور کفارِ مکہ کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کفارِ مکہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ فرمائیں کیونکہ کفارِ مکہ سے پہلی اُمتوں کے کفار جیسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم اور قومِ عاد وغیرہ نے بھی میرے رسولوں کو جھٹلایا تو جب میں نے انہیں ہلاک کیا تو اس وقت میرا انکار کیسا ہوا، کیا انہوں نے میرے عذاب کو حق نہیں پایا۔ ضرور انہوں نے میرے عذاب کو حق پایا ہے۔ (1)

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَٰفَّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾

وقف لازم اختلافی
وقف منزل
وقف غفران

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں روکتا، بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

﴿**أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ:** اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ

1 ......ابو سعود، الملک، تحت الآیة: ١٨، ٥/٧٤٨، صاوی، الملک، تحت الآیة: ١٨، ٦/٢٢٠٥، خازن، الملک، تحت الآیة: ١٨، ٤/٢٩١، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

چیز بیان فرمائی جو اس کی قدرت کے کمال پر دلالت کرتی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا کفارِ مکہ غافل ہیں اور انہوں نے اپنے اوپر ہوا میں اُڑتے وقت پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہیں دیکھے، انہیں ہوا میں پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں روکتا حالانکہ پرندے بوجھل، موٹے اور جسیم ہوتے ہیں اور بھاری چیز طبعًا پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی، یہ اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں، اور جس طرح اللّٰہ تعالیٰ نے پرندوں کو فضا میں ٹھہرایا ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے روکے ہوئے ہے اور اگر وہ نہ روکے تو آسمان گر پڑیں۔ بیشک وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔(1)

پرندوں اور جہازوں کی پرواز اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل ہے

پرندوں کی پرواز کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ(2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا جو آسمان کی فضا میں (اللّٰہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللّٰہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں محض پَر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللّٰہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں مَحوِ پرواز ٹنوں وزنی ہوائی جہازوں کو مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللّٰہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی مُؤَثِّرِ حقیقی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات ہے۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍۚ(۲۰)

1 ......خازن، الملك، تحت الآية: ١٩، ٢٩١/٤، مدارك، الملك، تحت الآية: ١٩، ص١٢٦٤، ملتقطاً.

2 ......نحل: ٧٩.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے کافر نہیں مگر دھوکے میں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ: **یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے۔**﴾ کفارِ مکہ دو چیزوں پر اعتماد کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے سے انکار کرتے اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھتے تھے۔ **(1)** مالی اور افرادی قوت۔ **(2)** ان کا یہ عقیدہ کہ بت ان تک بھلائیاں پہنچاتے ہیں اور ان سے نقصانات دور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلی چیز کا رد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ’’اے کافرو! اگر اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہے تو تمہارا وہ کون سا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور تم سے اس کا عذاب دور کر دے گا، تمہارا کوئی مددگار نہیں اور کافر صرف شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ اُن پر عذاب نازل نہ ہوگا۔ (1)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں۔

﴿ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ: **یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے۔**﴾ اس آیت میں دوسری چیز کا رد کرتے ہوئے ارشاد

(1)......جلالین مع صاوی، الملك، تحت الآیة: ۲۰، ٦/۲۲۰۵-۲۲۰٦، خازن، الملك، تحت الآیة: ۲۰، ٤/۲۹۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

فرمایا کہ اے کافرو! اللہ تعالٰی نے تمہیں جو رزق دیا ہے اگر وہ اپنا رزق اور اس کے پہنچنے کے اَسباب (جیسے بارش یا دھوپ وغیرہ) روک لے تو ایسا کون ہے جو تمہیں کھلائے اور پلائے گا اور تم تک تمہاری غذا پہنچائے گا۔ ان کفار کا حال تو یہ ہے کہ انہوں نے ان نصیحتوں سے اثر نہیں لیا اور نہ ہی ان پر یقین کیا بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں اسی وجہ سے وہ حق سے قریب نہیں ہوتے۔ (1)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالٰی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے جیسا کہ ایک اور مقام پر اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ﳲ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے سیدھی راہ پر۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے؟

﴿ **اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ:** تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے۔﴾ اس آیت میں اللہ تعالٰی نے مؤمن

---

1 ......صاوی، الملك، تحت الآية: ۲۱، ۲۲۰۶/۶، تفسير طبری، الملك، تحت الآية: ۲۱، ۱۷۰/۱۲، خازن، الملك، تحت الآية: ۲۱، ۲۹۲/۴، ملتقطاً.

2 ......فاطر: ۳.

www.dawateislami.net

اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے ایک مثال بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! کیا وہ شخص جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے اور نہ آگے دیکھے نہ پیچھے، نہ دائیں دیکھے نہ بائیں، وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ شخص جو راستے کو دیکھتے ہوئے سیدھی راہ پر سیدھا چلے جو منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔ (1)

کافر اور مؤمن کی دُنْیَوی مثال اور ان کا اُخروی حال

اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مؤمن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچانتا چلتا ہے۔ یہ تو کافر اور مؤمن کی دُنْیَوی مثال ہے جبکہ آخرت میں کفار کو واقعی منہ کے بل اٹھایا اور چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَۙ اُولٰٓىٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہ جنہیں ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔

اور ایمان والے مُتّقی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ درگروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ

---

1 ......صاوی، الملك، تحت الآية: ۲۲، ۲۲۰٦/۱۰، تفسير طبری، الملك، تحت الآية: ۲۲، ۱۷۱/۱۲، ملتقطاً.

2 ......بنی اسرائیل: ۹۷.

3 ......فرقان: ۳٤.

www.dawateislami.net

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (1)

جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـٕدَةَؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھ اور دل بنائے کتنا کم حق مانتے ہو۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔

﴿قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔﴾ یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرما دیں کہ اے کافرو! جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور اس نے تمہارے لئے کان بنائے تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی آیات کو سنو اور ان سے نصیحت حاصل کرو، اس نے تمہارے لئے آنکھیں بنائیں تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ان مَصنوعات کو دیکھو جو اس کی وحدانیّت پر دلالت کرتی ہیں اور اس نے تمہارے لئے دل بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی آیات اور مَصنوعات میں غور وفکر کر سکو لیکن تمہارا حال یہ ہے کہ تم نے اِن اعضاء سے فائدہ نہ اُٹھایا کہ جو سنا وہ نہ مانا، جو دیکھا اُس سے عبرت حاصل نہ کی اور جو سمجھا اس میں غور نہ کیا اور تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے اَعضاء سے وہ کام نہیں لیتے جس کیلئے وہ عطا ہوئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تم شرک و کفر میں مبتلا ہو گئے ہو۔ (2)

1 ......زمر: ۷۳.

2 ......صاوی، الملك، تحت الآیة: ۲۳، ۶/۲۲۰۷، خازن، الملك، تحت الآیة: ۲۳، ۴/۲۹۲، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

نعمتوں کو ان کے مَقاصِد میں استعمال کریں

اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو!اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر اس سے منہ نہ پھیرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا: ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ یَّشْهَدَ عَلَیْكُمْ سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَعْلَمُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دی ہوئی ہر نعمت کو اس کے مقصد میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اٰمین۔

قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

1 ......انفال: ۲۰، ۲۱۔ 2 ......بنی اسرائیل: ۳۶۔ 3 ......حم السجدة: ۲۲۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔

﴿قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ: **تم فرماؤ: وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا۔**﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ فرما دیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی ہے جس نے گفتگو میں تمہاری زبانوں، تمہارے رنگوں، تمہارے لباسوں، تمہاری شکلوں اور صورتوں کے مختلف ہونے کے ساتھ تمہیں زمین کے کونے کونے میں پھیلایا اور تم (قیامت کے دن اپنے اعمال کے) حساب اور (ان کی) جزا کے لئے اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔[1]

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو۔ تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ)۔ تم فرماؤ: یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں۔

﴿وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ: **اور وہ کہتے ہیں: یہ وعدہ کب آئے گا۔**﴾ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار مسلمانوں سے مذاق اور محض دل لگی کے طور پر کہتے تھے کہ اگر تم قیامت یا عذاب کی خبر دینے میں سچے ہو، تو بتاؤ ان کا ظہور کب ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کا جواب دیتے ہوئے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے مخلوق میں سب سے بڑے عالم! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ مشرکین سے فرما دیں کہ اس کا علم تو اللہ

1 ......ابن كثير، الملك، تحت الآية: ٢٤، ٨/٢٠٢، مدارك، الملك، تحت الآية: ٢٤، ص١٢٦٥، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

تعالیٰ ہی کے پاس ہے، میں تو عذاب اور قیامت کے آنے کا تمہیں ڈرسنا تا ہوں اور مجھے اتنے ہی کام کا حکم دیا گیا ہے، اسی سے میرا فرض ادا ہو جاتا ہے اس لئے وقت کا بتانا میری ذمہ داری نہیں۔ (1)

﴿قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ: تم فرماؤ: یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔﴾ یاد رہے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کا علم نہیں دیا کیونکہ یہاں یہ نہ فرمایا کہ مجھے علم نہیں دیا گیا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ حقیقی وذاتی علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، اور ایسے انداز میں بات اس وقت بھی کہی جاتی جب معلومات ہونے کے باوجود بتانا نہ ہو۔ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کا علم دیا ہے اور اس پر وہ تمام اَحادیث شاہد ہیں جن میں آپ نے قیامت کی علامات ارشاد فرمائیں حتّٰی کہ سال بتانے کے علاوہ وقت، دن اور مہینہ بھی بتا دیا۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــٴَـتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب اسے پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا یہ ہے جو تم مانگتے تھے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے۔

﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً: پھر جب وہ اسے قریب دیکھیں گے۔﴾ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کفار آخرت میں اس عذاب کو اپنے قریب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو کافروں کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے اور وحشت و غم سے ان کی صورتیں خراب ہو جائیں گی اور جہنم کے فرشتے ان سے کہیں گے یہ وہ عذاب ہے جو مذاق کے طور پر تم مانگتے تھے

(1)......مدارك، الملك، تحت الآية: ٢٥-٢٦، ص١٢٦٥، روح البيان، الملك، تحت الآية: ٢٥-٢٦، ١٠/٩٥-٩٦، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

اور انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ، اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی۔ (1)

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچالے گا؟

﴿**قُلْ: تم فرماؤ۔**﴾ کفارِ مکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، آپ ان کفار سے فرمادیں کہ ہم مومن ہیں اور دو اچھی چیزوں میں سے ایک کے مُنتظر ہیں **(1)** تمہاری آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کو وفات دیدے تو (اس میں بھی ہمارا فائدہ ہے کہ) ہم جنت میں چلے جائیں گے۔ **(2)** اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرما کر ہم پر رحم فرمائے اور ہماری عمریں دراز کردے۔ دونوں صورتوں میں فائدہ ہمارا ہی ہے اب تم بتاؤ کہ وہ کون ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے بچالے گا؟ تمہیں تو بہرحال اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے، ہماری وفات تمہیں کیا فائدہ دے گی۔ (2)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ

1 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ۲۷، ص۱۲۶۵، روح البيان، الملك، تحت الآية: ۲۷، ۱۰/۹۶، ملتقطاً.

2 ......مدارك، الملك، تحت الآية: ۲۸، ص۱۲۶۵، ملخصاً.

www.dawateislami.net

ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے کون کھلی گمراہی میں ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے؟

﴿ **قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ: تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے۔** ﴾ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرما دیں کہ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور اسی کی عبادت کرتے ہیں اور تم اس کے ساتھ کفر کرتے ہو اور ہم نے اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے تمام اُمور اس کے سپرد کر دیئے ہیں اور جب تم پر عذاب نازل ہوگا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ ہم گمراہی میں تھے یا تم۔ (1)

قُلْ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَصۡبَحَ مَآؤُکُمۡ غَوۡرًا فَمَنۡ یَّاۡتِیۡکُمۡ بِمَآءٍ مَّعِیۡنٍ ﴿۳۰﴾ ع

ع ۲ ۱۶

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لا دے نگاہ کے سامنے بہتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لا دے؟

﴿ **قُلْ: تم فرماؤ۔** ﴾ اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ نے دلیل کے طور پر اپنی ایک نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ ان مشرکین سے فرما دیں کہ اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے اور اتنی گہرائی

1 ......خازن، الملك، تحت الآية: ۲۹، ۴/ ۲۹۲، مدارك، الملك، تحت الآية: ۲۹، ص ۱۲۶۵، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

میں پہنچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے بھی ہاتھ نہ آسکے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے کہ اُس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے۔ اس کے جواب میں وہ ضرور کہیں گے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ بت جو کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے انہیں کیوں عبادت میں اُس قادرِ برحق کا شریک کرتے ہو۔ (1)

فیضان دعوت اسلامی گروپ میں ایڈ ہونے کے لیے واٹس ایپ نمبر
all country 00923121616255 03121616255 پاکستان

1 ......خازن، الملك، تحت الآية: ۳۰، ۴/۲۹۳.

www.dawateislami.net